نظرات

"درد کا حد سے گذر کر دوا ہو جانا" شاید اسی کو کہتے ہیں کہ گذشتہ اگست اکتوبر اور ستمبر ان تین مہینوں میں بہار، یوپی اور مہاراشٹر میں یکے بعد دیگرے مسلسل جو فسادات ہوئے ہیں اور جن میں مسلمانوں کو عظیم جانی اور مالی نقصانات کا شکار ہونا پڑا ہے انھوں نے آخر ملک کی حکمراں پارٹی اور حکومت دونوں کو جھنجوڑ دیا اور ملک کے لئے جو خطرہ درپیش ہے اس کا احساس دل و دماغ میں بیدار کر دیا ہے چنانچہ پچھلے مہینہ جبل پور میں کانگرس ورکنگ کمیٹی نے ان فسادات پر عمیق تشویش و اضطراب کا اظہار کر کے ایک مفصل ریزولیوشن اور تجویز منظور کی ہے اور دوسری جانب اعلان ہوا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے تین حضرات کا ایک با اختیار تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا ہے جو مذکورۂ بالا فسادات کے اسباب و وجوہ اور ان کی نوعیت کی مکمل تحقیق کر کے ایک رپورٹ پیش کرے گا۔ اس کمیشن کے صدر سپریم کورٹ کے ایک سابق ہندو جج ہیں اور باقی دو ممبروں میں سے ایک مسلمان ممبر راجیہ سبھا اور دوسرے ایک عیسائی ہیں جو پہلے گورنمنٹ آف انڈیا کے سکریٹری تھے۔

اگرچہ حکومت کی کمزوری اور ملک کے موجودہ عام حالات کے پیش نظر کانگرس ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن اور اس تحقیقاتی کمیشن سے کچھ زیادہ خوش گوار توقعات قائم کرنا دوراندیشی اور حقیقت شناسی کا مقتضا ہرگز نہیں ہوگا۔ تاہم گذشتہ بیس برس کے اندر سینکڑوں چھوٹے بڑے فسادات اور مسلمانوں کے پیہم مطالبہ کے باوجود آج پہلی مرتبہ گورنمنٹ نے یہ کمیشن مقرر کیا ہے تو کچھ اور نہیں تو کم از کم "دُزد را بخانہ باید رسانید" کے اصول پر ہی عمل پیرا ہونے کی خاطر مسلمانوں کو اس موقع سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرنا چاہئے۔ اس قسم کے مواقع پر عموماً ہوتا یہ ہے کہ مرنے کٹنے کے بعد لٹے پٹے جو بیچارے غریب غربا مسلمان رہ جاتے ہیں وہ اس درجہ دل شکستہ، مایوس اور خوف زدہ ہوتے ہیں کہ جو قیامت سر پر گذر گئی ہے اس کو بھول جانے کی سعی ناتمام کرتے اور آیندہ کے لئے اپنی خیر منانے کی تمنا کے فریب میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ایک طرف خود ان کی اپنی نفسیاتی کیفیت اور حالت یہ ہوتی ہے اور دوسری جانب اگر معاملہ عدالت میں جاتا ہے یا کسی ذریعہ سے اس فساد کی تحقیقات کی بات چلتی ہے تو مقامی حکام اور متعلق شر انگیز عناصر ان غریب مسلمانوں کو ڈرا دھمکا کر یا مختلف قسم کے لالچ دے دلا کر کلمۂ حق کے کہنے اور اصل چشم دید واقعات

کے بیان کرنے سے ان کو باز رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس بنا پر اب جو کمیشن مقرر ہوا ہے اُس سے فائدہ اٹھانے کی صورت یہی ہے کہ فساد زدہ علاقوں کے مسلمان اور دوسرے حق پسند انصاف دوست غیر مسلم حضرات کسی قسم کے خوف یا لالچ کے بغیر جو اصل واقعات ہیں ان کو بے کم و کاست اور من و عن کمیشن تک مکمل اور ناقابل تردید ثبوت کے ساتھ پہنچائیں۔ یہ خود اپنی نہیں بلکہ ملک و قوم کی بھی عظیم الشان اور قابل قدر خدمت ہوگی۔ اس سلسلہ میں ملک کی مسلم اور غیر مسلم جماعتیں جو ان فسادات کو ملک کے لئے تباہ کن سمجھتی اور ان کے انسداد کے لئے اپنی جیسی کوشش کیا کرتی رہتی ہیں۔ ان کا بھی فرض ہے کہ وہ اس موقع پر اپنے لائق اور قابل نمائندے ان فساد زدہ علاقوں میں بھیجیں تاکہ وہ اصل واقعات کی روداد مرتب کرنے اور کمیشن کے ذریعہ سچی اور بے لوث شہادتوں کے پیش ہونے پر مقامی لوگوں کی مدد کر سکیں۔ یہ کام ٹھنڈے دل و دماغ مگر سرگرمی، جوش اور خلوص و دیانت سے کرنے کا ہے اخباری پروپاگنڈہ اور پُرزور بیانات جس کے مسلمان سب سے زیادہ عادی ہیں اُن سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

پچھلے دنوں جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی کے متعلق دلی کے ایک موقر روزنامہ نے ایک پُرزور مقالہ افتتاحیہ لکھا تھا جس میں جامعہ کے وائس چانسلر کے ایک سرکلر کا ذکر تھا کہ آئندہ (۱) جامعہ کی تعطیل بجائے جمعہ کے اتوار کو ہوگی اور (۲) جامعہ کی کسی تقریب کا افتتاح قرآن مجید کی تلاوت سے نہیں ہوگا۔ جہاں تک سرکلر کے پہلے جز کا تعلق ہے تو اس میں شبہ نہیں کہ یہ اطلاع صحیح ہے اور دسہرہ کی تعطیل کے بعد سے اس پر عمل درآمد بھی شروع ہو گیا ہے۔ لیکن اس میں قابل اعتراض بات کیا ہے؟ ایک ایسا ادارہ جس کو ان سرکاری اور غیر سرکاری اداروں سے روزمرہ واسطہ پڑتا ہو جن کے ہاں تعطیل کا دن اتوار ہو اس کے لئے تعلیمی اور انتظامی سہولت اسی میں ہے کہ اس کے ہاں بھی تعطیل کا دن اتوار ہی ہو۔ رہی جمعہ کی تعطیل تو اس کا حکم نہ قرآن میں ہے اور نہ حدیث میں۔ بلکہ سچ پوچھئے تو قرآن کی سورۂ جمعہ میں نماز جمعہ سے متعلق جو آیات ہیں اُن سے تو بطور دلالۃ النص کے اور اشارۃً ثابت ہوتا ہے کہ جمعہ کے دن تعطیل ہونی ہی نہیں چاہیئے۔ چنانچہ فرمایا گیا "اے ایمان والو! جب نماز جمعہ کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف لپکو اور خرید و فروخت (یعنی کاروبار) چھوڑ دو" معلوم ہوا کہ اذان سے قبل تک کاروبار کی اجازت تھی اور مسلمان کرتے بھی تھے۔ پھر جب نماز ختم ہو جائے تو اب ارشاد ہے کہ "تم اپنے اپنے کام پر پہنچ جاؤ" اور کسب معاش کرو۔ اس سے ظاہر ہوا کہ نماز سے فراغت کے بعد